السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فوت شدگان کی طرف سے قربانی جائز ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داود (کتاب الضحایا باب الاضحیة عن المیت ح2790) اور جامع ترمذی (ابواب الاضاحی باب ماجاء فی الاضحیة عن المیت ح1495) میں شریک بن عبد اللہ القاضی عن ابی الحسنا عن الحکم عن حنش کی سند سے مروی ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، آپ دو مینڈوں کی قربانی کرتے تھے میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں، اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (انتہی)

اس کی سند ضعیف ہے۔ شریک القاضی مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔ ابوالحسناء مجہول راوی ہے۔

(دیکھئے تقریب التہذیب: 5380، اور آثار السنن ص 399 تحت ح 784)

حاکم اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو وہم ہوا ہے۔ انھوں نے اسے الحسن بن الحکم سمجھ کر حدیث کو صحیح کہہ دیا ہے جبکہ ابن الحکم دوسرے راوی تھے اور ابوالحسناء مذکور دوسرا راوی ہے۔

حکم بن عتیبہ بھی مدلس تھے اور (بشرط صحت) عن سے روایت کر رہے ہیں۔ امام ترمذی نے اس روایت کو "غریب" لکھا ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ حدیث مذکور ضعیف ہے۔ تو معلوم ہوا کہ فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اب اگر کوئی شخص ضرور بالضرور قربانی کرنا ہی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صدقہ قرار دے کر (سارا گوشت مساکین وفقراء میں تقسیم کر دے کیونکہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔ جس کے بے شمار دلائل ہیں واللہ اعلم) (شہادت مارچ 2001ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ658

محدث فتویٰ